ڈاکٹر محمد اکمل

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبۂ اردو، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، (سابق، اردو، عربی فارسی یونی ورسٹی) لکھنؤ

# مولانا آزاد کی تحریروں میں صنف نازک

صنف نازک ایک ایسی مخلوق ہے جس کا ذکر بیشتر ادیبوں، شاعروں، علماء اور فلسفیوں وغیرہ نے اپنی تقریر و تحریر میں کیا ہے، صنف نازک کے مسائل، حقوق اور اہمیت پر خوب خامہ فرسائی ہوئی ہے۔ صنف نازک کے مسائل وعظمت پر توجہ دینے والوں میں سے ایک اہم نام مولانا ابوالکلام آزاد کا ہے، مولانا آزاد اس دور کے پروردہ ہیں جس میں صنف نازک کی عظمت و احترام کی تحریکیں یورپ میں زور پکڑ چکی تھیں اور ایشیا میں بھی اس تحریک کے اثرات دکھائی دے رہے تھے۔ محمد عبدہٗ کی تحریک نے عورتوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کی اور برصغیر کے علماء اور مفکرین نے اسے لبیک کہا۔ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے لے کر سر سید احمد خاں، جمال الدین افغانی، علامہ اقبال، علی برادران، مولانا مودودی، پریم چند، سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی، اسرار الحق مجاز، فیض احمد فیض اور مولانا آزاد تک نے صنف نسواں کے عظمت واحترام اور ان کے حقوق کی وکالت کی ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ

اور

اسی کے شعلہ سے ٹوٹا شرار افلاطوں

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب ''پردہ'' حقائق کی ہی نہیں ادب وانشا کی ایک شاہ کار ہے۔ مجاز کی نظمیں عیادت، مادام، بتان حرم، نوجوان عورت سے، نذر خالدہ اور ننھی پجارن وغیرہ پڑھ کر صنف نازک سے متعلق مجاز کا نظریہ سمجھا جاسکتا ہے۔ مجاز نے اپنی ایک نظم ''نوجوان خاتون سے'' میں صنف نازک سے متعلق اپنا نظریہ یوں پیش کیا ہے۔

تری نیچی نظر خود تیری عصمت کی محافظ ہے
تو اس نشتر کی تیزی آزما لیتی تو اچھا تھا
اگر خلوت میں تو نے سر اٹھایا بھی تو کیا حاصل
بھری محفل میں آکر سر جھکا لیتی تو اچھا تھا
ترے ماتھے کا ٹیکہ، مرد کی قسمت کا تارا ہے
اگر تو ساز بیداری، اٹھا لیتی تو اچھا تھا